بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا . أَمَّا بَعْدُ:

077: باب 38- حصہ دوم- بعض ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کی حقیقت۔

[آیت (الاعراف:56)، (البقرۃ:11)، (المائدۃ:50)، (الاربعین النووی:41)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور پچھلے درس میں ایک نئے باب سے آغاز کیا تھا اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے متعلق اور پچھلے درس میں یہ بیان کیا تھا کہ توحید حاکمیت توحید کی چوتھی قسم نہیں ہے بلکہ وہ توحید کی تینوں قسموں کے اندر شامل ہے توحید ربوبیت کا حصہ ہے اور توحید الوہیت کا حصہ ہے، آج کے درس میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وقوله تعالىٰ ﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭاِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (الاعراف:56)" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور فساد نہ کرو زمین میں اس کی اصلاح ہونے کے بعد اور اللہ تعالیٰ کو پکارو ﴿خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾ ڈر اور امید کے ساتھ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے)۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ منع فرماتے ہیں ہر اس انسان کو جو اس زمین پر رہتے ہیں کہ وہ زمین پر فساد نہ پھیلائیں ﴿لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾ جب اللہ تعالیٰ نے اس زمین کی اصلاح فرمائی ہے اور زمین کی اصلاح دو طریقے سے ہوتی ہے:

(۱) اس کی بناوٹ اور خلق کے اعتبار سے اصلاح۔

(۲) ایمان اور توحید اور اللہ تعالیٰ کی شریعت سے زمین کی اصلاح۔

خلق کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے سے پہلے ہی زمین و آسمان کو پیدا کیا اور زمین کو ہموار بنا دیا اور زمین کو اس قابل بنا دیا کہ اس پر انسان آسانی سے زندگی بسر کر سکے، یہ زمین کی اصلاح ہے حسّی اصلاح ہے خلق کے اعتبار سے اصلاح۔

دوسری قسم کی اصلاح جو اصل مقصد ہے زمین کو پیدا کرنے کا اور آسمان کو پیدا کرنے کا اور کائنات کو پیدا کرنے کا، اور اس انسان کو پیدا کرنے کا بھی وہ ہے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاريات:56) اللہ تعالیٰ کی عبادت اس زمین کے اوپر اور

اس پوری کائنات میں عام ہو جائے اور ہر انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جائے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی کرتا رہے اور اپنے آپ کو اپنے ربّ کے حوالے کر دے اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کو تسلیم کر لے یہ اصل اصلاح ہے اس زمین کی۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کی اصلاح کیسے فرمائی؟

دو طریقوں سے خلق کے اعتبار سے اصلاح اور اس خلق کے اعتبار سے جو اصلاح ہے اس سے تو جانور بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور کافر بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن جو اصل مقصد ہے اس اصلاح کا کہ شریعت کی اصلاح، توحید اور سنت سے اصلاح جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس پوری کائنات کو پیدا کیا، جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ رسول بھیجے، اپنی کتابیں نازل فرمائیں وہ کون سی اصلاح ہے ؟اصل مقصد ہے اصلاح کا۔

تو اللہ تعالیٰ جب منع فرماتے ہیں ﴿لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾ تو فساد کی کتنی قسمیں ہوئیں؟

دو قسمیں کہ ایک تو زمین پر فساد نہ کرو یعنی زمین کے اوپر ہر وہ عمل جو اس زمین کو خراب کر دے فاسد کر دے وہ نہ کرو۔ یعنی بلڈنگوں کو اڑانا یہ زمین میں فساد ہے کہ نہیں؟ درختوں کو ناجائز کاٹنا، جنگلوں میں آگ لگا دینا یہ سب کیا ہے؟ یہ فساد ہے۔

اس سے بڑھ کر فساد کیا ہے دوسری قسم کا؟ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سب سے بڑا فساد ہے۔ سب سے بڑی نافرمانی کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا کسی کو شریک ٹھہرانا یہ سب سے بڑی نافرمانی ہے اور سب سے بڑا فساد ہے اس سے بڑھ کر کوئی فساد نہیں۔ یاد رکھیں اگر اس زمین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں تو یہ قابل برداشت ہو سکتا ہے لیکن شرک کبھی بھی قابل برداشت نہیں ہے۔ اس لیے دیکھیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تمہیں زندہ جلایا جائے شرک نہ کرنا۔ تو سب سے بڑا فساد شرک ہے، پھر بدعات اور خرافات ہیں، پھر فرائض کی ادائیگی کو چھوڑنا ہے، پھر محرمات کا ارتکاب ہے یہ ترتیب ہے بعض علماء یہ ترتیب بیان کرتے ہیں۔ تو نافرمان بھی زمین پر فساد کرنے والا ہے چاہے یہ نافرمان سود خور ہو، یا زناکار ہو، یا ظالم ہو یہ سارے کے سارے لوگ فساد کرنے والے ہیں اور بدعتی ان سے بڑا مفسد ہے۔

جب میں یہ کہتا ہوں یا بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ بدعتی سود خور سے بڑھ کر گناہ گار ہے لوگ خوش ہوتے ہیں لیکن جب یہ کہتا ہوں کہ جو لوگ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناتے ہیں وہ ان لوگوں سے زیادہ بدکار ہیں جو زنا کرتے ہیں تو یہاں پر مشکل سامنے آجاتی ہے اور اس قول کو اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔

دونوں باتوں میں کوئی فرق ہے بدعتی اور جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانا؟

جس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور بصیرت عطا فرمائی ہے اس کے نزدیک تو فرق نہیں ہے اور جو جاہل ہے یا جو سمجھنا نہیں چاہتا اس کے نزدیک تو فرق ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بدعت کا مطلب ہے دین کے بنیادی امور میں کوئی نئی چیز ایجاد کرنا کہ نمازیں پانچ ہیں چھ کر دینا، فجر کی دو رکعات ہیں تین کر دینا بس یہ بدعت ہے اور جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانا ان کے نزدیک بدعت نہیں ہے۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟''مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ''(جو کچھ بھی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا عمل نہیں ہے وہ مردود ہے)۔

تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جشن میلاد النبی منایا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے منایا؟ تابعین نے، اتباع التابعین نے بہترین تین صدیوں میں سے کسی نے منایا نہیں تو بدعت ہوا کہ نہ ہوا؟ یہ ترازو ہے بدعت کا۔

''مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ'' صحیح بخاری کی روایت میں ''أَحْدَثَ''(نئی چیز ہو)''فِيْ أَمْرِنَا هَذَا''(دین سے تعلق ہو)''مَا لَيْسَ مِنْهُ''(اس کی دلیل بھی موجود نہ ہو)''فَهُوَ رَدٌّ''(پھر وہ مردود ہے)۔

نئی چیز ہو، دین سے تعلق ہو، دلیل نہ ہو یہ ترازو ہے بدعت کو تولنا ہے تو اس ترازو پر تولو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق تولو، نئی چیز ہے دین سے تعلق ہے دنیا سے تعلق نہیں ہے۔امور دو قسم کے ہیں دنیاوی امور اور دینی امور تو جن کا تعلق دین سے ہے ان امور میں اگر کوئی نئی چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کی دلیل بھی نہیں ہے تو وہ بدعت ہے۔

اب جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض لوگ مناتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے اجر ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے بدعت ہے۔

یہ بات کتنی بڑی خطرناک ہے کہ بدعتی جو ہے وہ زنا کرنے والے سے زیادہ خطرے میں ہے اور زیادہ بڑے گناہ کا مرتکب ہے آپ جانتے ہیں کیوں؟

بارک اللہ فیک، آپ ذرا غور کریں زانی انسان کی زندگی میں جو زنا کرتا ہے (مسلمان ہے زنا کرتا ہے) بدکار انسان ہے، یا شراب پیتا ہے، یا سود کھاتا ہے اس کے دل میں کھٹکا ہوتا ہے یا نہیں کہ میں گناہ کر رہا ہوں؟ اور جب وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے ندامت ہوتی ہے اس کی نفس اسے ملامت کرتی ہے کہ تم نے کیا کیا ہے! کوئی بھی انسان ہو زنا کرنے سے پہلے شہوت غالب ہوتی ہے گناہ ہو جاتا ہے لیکن فوراً گناہ کے بعد روتا ہے کہ نہیں؟ سینہ تنگ ہو جاتا ہے کہ نہیں؟ ندامت ہوتی ہے کہ نہیں؟ یہ ندامت کیوں ہوتی ہے؟ اس لیے کہ ایک وقت آئے گا جب وہ توبہ کرے گا۔

لیکن ذرا بدعتی کی زندگی میں غور کریں وہ کبھی توبہ کرے گا؟ جب وہ کسی عمل کو اچھا سمجھتا ہے اور دین سمجھتا ہے بلکہ دین کا اچھا حصہ سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اس سے توبہ کبھی کرے گا؟ توبہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس کی موت اسی بدعت پر ہوتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ"۔ صحیح بخاری کی روایت میں ایک مشہور روایت ہے "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" اسی طرح دوسری روایت بھی ہے صحیح بخاری میں "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ" (عملوں کا دارومدار خاتمے پر ہوتا ہے)۔ جس شخص کا خاتمہ بدعت پر ہوا ہو، اسے توبہ کی توفیق ہی نہ ملی ہو زندگی میں کیونکہ وہ اس عمل کو بُرا سمجھتا ہی نہیں ہے تو اس سے زانی بہتر نہیں ہے کہ جس نے دس سال زنا کیا ہے لیکن اس کے بعد توبہ تو کرلی ہے اس نے کیا خیال ہے؟!

اس لیے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ دعوت وتبلیغ کرتے ہیں اور لوگوں کو خیر کی طرف بلاتے ہیں شر سے روکتے نہیں ہیں لیکن ان کے اس خیر کے بلاوے میں وہ لوگوں کو بعض بدعتیں بیان کرتے ہیں اور بدعتوں کی طرف بلاتے ہیں اور لوگ ان کے ساتھ بدعت میں شامل ہوجاتے ہیں تو کیا ان کی اس دعوت میں خیر ہے؟ جو لوگ لوگوں کو دعوت دیتے ہیں تو علم حاصل کرنا ان کے لیے ضروری ہے بغیر علم کے آپ دعوت دیتے ہیں تو کس چیز کی طرف دعوت دیں گے مجھے بتائیں جہالت کی طرف کہ نہیں؟ اور جہالت میں کبھی کوئی خیر ہے اندھیرے میں کبھی کوئی خیر ہے؟ ﴿لَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا﴾۔

﴿وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا﴾ اور اللہ تعالیٰ کو پکارو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کیسے؟ ﴿خَوۡفًا﴾ (ڈرتے ہوئے) ﴿وَّطَمَعًا﴾ (امید کے ساتھ)۔ ڈر کس چیز سے؟ کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ نہ ہو۔ امید کس چیز کی؟ کہ اللہ تعالیٰ نے جو اجر وثواب مقرر کیا ہے اللہ تعالیٰ وہ ہمیں عطا فرمائے یہ مومن کا دل ہے۔

مومن کے دل میں جب وہ عبادت کرتا ہے تو تین چیزیں ہوتی ہیں محبت، ڈر اور امید ان تین چیزوں کو کہتے ہیں ارکان العبادۃ (عبادت کے رکن) ان کے بغیر کوئی بھی عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔

﴿وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا﴾ یہاں پر دعا کا مطلب کیا ہے؟ ایک قاعدہ ہے کہ جب دعا کا لفظ مطلقاً کسی نص میں موجود ہو اس کا مطلب ہوتا ہے عبادۃ، جب دعا کا لفظ کسی نص میں یا قرآن مجید کی آیت میں یا صحیح حدیث میں مطلقاً یعنی بغیر قید کے ذکر کیا گیا ہو اس کا مطلب ہوتا ہے عبادۃ۔ ﴿وَادۡعُوۡهُ﴾ "يعني فاعبدوه" ﴿خَوۡفًا وَّطَمَعًا﴾۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں ڈرتے ہوئے امید کے ساتھ وہ کبھی شر پسند نہیں ہو سکتے وہ کبھی زمین پر فساد برپا نہیں کر سکتے یاد رکھیں اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کیا دے گا ان کو؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ﴾۔

تین مراتب ہیں دین کے، اسلام ہے، ایمان ہے، احسان ہے۔ سب سے بلند مرتبہ کون سا ہے؟ احسان کا۔ احسان اللہ تعالیٰ کے حق میں عبادت میں احسان کرنا۔ کیسے؟ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس حالت میں کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر تم نہیں دیکھ سکتے تو اس حالت میں عبادت کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اور دونوں برابر نہیں ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں احسان ہے ﴿وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾ لیکن یہ احسان کا پہلا حصہ ہے "ففٹی پرسنٹ" آدھا حصہ ہے اور آدھا حصہ کیا ہے؟ "الإحسان إلى عباد الله" (اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ احسان کرنا)۔ ان کے ساتھ اخلاق سے پیش آنا احسان ہے، ان کی مدد کرنا احسان ہے، ان کا حال پوچھنا احسان ہے، اگر مریض ہے آپ کا مسلمان بھائی اس کی عیادت کرنا احسان ہے، اگر وہ مر جاتا ہے اس کے جنازے میں شریک ہونا احسان ہے۔

الغرض، بعض لوگ احسان کو سمجھتے ہیں عبادت میں احسان اور مسجد کی کڑی بن کر رہ جاتے ہیں لیکن ان کے اخلاق میں کوئی خیر نہیں ہوتی، والدین کے وہ نافرمان ہیں، رشتہ وہ توڑتے ہیں، لوگوں پر ظلم وہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک سوال کیا گیا کہ ایک عورت ہے جو دن میں روزہ رکھتی ہے اور رات کو قیام کرتی ہے لیکن اس کے پڑوسی اس سے ناراض ہیں اس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہیں ہیں؟ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "هِيَ فِي النَّارِ" (وہ آگ میں ہے یہ عورت جہنمی ہے)۔ جس عورت کو رات کا قیام اور دن کا روزہ، نماز اور روزہ جس کے اخلاق کو درست نہ کرسکیں جس کے دل کو پاک نہ کرسکیں تو اس نماز، روزے کا فائدہ کیا ہے کوئی خیر نہیں ہے!

تو محسن کون ہے؟ وہ انسان ہے جو عبادت میں بھی اللہ تعالیٰ کی شریعت میں بھی احسان سے کام لیتا ہے اور جو زمین والوں پر بھی احسان کرتا ہے۔ الغرض مفسد (فساد کرنے والا انسان) کبھی بھی محسن نہیں ہو سکتا وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہے۔

اس لیے آج آپ یہ غور کرسکتے ہیں اس چھوٹی سی آیت کو سمجھنے کے بعد کہ خودکش حملہ کرنے والا انسان جنتی ہے؟ خودکش حملہ آور یہ کہتا ہے کہ میں اس حملے کے بعد جنت میں داخل ہو جاؤں گا ستّر حوریں میرا انتظار کر رہی ہیں اور اس خودکش حملے کے بعد وہ صرف اپنی جان نہیں لیتا خودکشی صرف خودکشی! اپنی جان کو لینا کبیرہ گناہ ہے۔ خودکشی کرنے والا انسان کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اور دوسروں کو قتل کرنے والا بھی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اور ایسا انسان جو اپنی جان بھی لیتا ہے اور اپنے ساتھ دسوں مسلمانوں کی جان بھی لیتا ہے اس سے بڑا مفسد کوئی ہو سکتا ہے اس زمین کے اوپر اور جن کو وہ قتل کرتا ہے ان میں معصوم لوگ بھی شامل ہیں چھوٹے بچے، عورتیں، مرد بوڑھے جن کے شر سے گلی کا جانور بھی بھی محفوظ نہیں ہے۔

تو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ﴿وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴾ اگر آپ اس فساد سے بچنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اور حاضرین و سامعین کو صراط مستقیم کو سمجھنے کی اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کو ہدایت دے دیتا ہے تب وہ انسان خود بھی شر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور دوسرے بھی اس کے شر سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

لیکن دعا کیسے کرنی ہے ؟ ﴿خَوۡفًا وَّطَمَعًا﴾ ڈرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اور امید کے ساتھ۔ جو لوگ اس درجے پر فائز ہیں انہیں محسن کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اِن ہی لوگوں کے لیے ہے جو احسان کرنے والے ہیں۔ قاتلوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہے ،فسادیوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہے، بے نمازیوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہے۔

بعض لوگ نماز کا وقت ہوتا ہے آپ مسجد کی طرف جا رہے ہیں آپ اُن کو کہتے ہیں کہ بھئی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے نماز کا وقت شروع ہو گیا ہے، ابھی نماز ہونے والی ہے مسجد کی طرف چلیں کیا جواب ملتا ہے ؟ کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ایسے نافرمانوں پر ہے بے نمازیوں پر اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ! تمہیں شرم آنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائی ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سراپا ڈوبے ہوئے ہو اور پھر بھی تم یہ کہتے ہو نماز میں اس اس لیے نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، تمہیں شرم نہیں آتی ! اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تم مستحق نہیں ہو تم اس رحمت کے مستحق ہو جس رحمت سے جانور زندہ ہیں (گدھا اور کتا اور جانور زندہ ہیں)۔ کس رحمت سے زندہ ہے، جانتے ہیں ؟ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت سے رحمٰن کی رحمت سے وہ زندہ ہیں جس رحمت سے کافر زندہ ہیں تو تم بھی اسی رحمت سے زندہ ہو لیکن رحیم کی رحمت سے آپ زندہ نہیں ہیں۔ رحیم کی رحمت وہ خاص رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص مومنوں کے لیے نازل فرمائی ہے یہ وہ رحمت ہے جس میں اللہ تعالیٰ اس مومن کو توفیق دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جائے۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ زمین پر فساد کرنا حرام ہے۔

2۔ فساد کی دو قسمیں ہیں ان کو جاننا ضروری ہے۔

3۔ اصلاح کی دو قسمیں ہیں ان کو جاننا بھی ضروری ہے اور سب سے بڑی اصلاح توحید اور سنت سے ہوتی ہے زمین کے اوپر۔

4۔ زمین پر ہر اصلاح کا سبب اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری ہے۔

5۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت سے منہ موڑنا سب سے بڑا شر ہے اور سب سے بڑا فساد ہے۔

6۔ مسلمان کی زندگی مومن کی زندگی ان تین چیزوں کے ساتھ گزرتی ہے، دعا، خوف اور امید یہ مومن کے ایمان کی نشانی ہے۔

7۔اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماتے ہیں کما یلیق بجلالہ سبحانہ وتعالیٰ۔

8۔ منکرین صفات کارد (جہمی، معتزلی، اشعری، ماتریدی ان سب کارد) جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے صفت رحمت نہیں ہے۔ جہمی اور معتزلی نے تو مکمل انکار کیا لیکن اشعریوں نے اور ماتریدیوں نے، اشاعرہ نے سات صفات کا اقرار کیا اور ماتریدیوں نے آٹھ صفات کا اقرار کیا اور باقی صفات کی نفی کی ہے انکار کیا ہے تو اُن کا رد ہے۔

9۔ ﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت'' یہ اللہ کی رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے لیکن مخلوق کے رحم کی طرح نہیں، خالق کی رحمت جیسا کہ خالق کے شایان شان ویسے ہے اور مخلوق کی رحمت ویسے ہے جیسا کہ مخلوق کی قدر و قیمت ہے۔

10۔اصلاح اور فساد کے صحیح معنی کو جاننا ضروری ہے۔

11۔اس قاعدے کو جاننا کہ اگر کسی نص میں دعا کا لفظ مطلقاً استعمال کیا جائے تو اس کا معنی عبادت ہوتا ہے ''الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ''۔ قید کا کیا مطلب ہے؟ کہ دعا فرمائی مسلمانوں کے لیے، دعا فرمائی نماز میں، یا دعا فرمائی نماز کے بعد، یہ دعا قید یہاں پر لگائی گئی ہے لیکن جب کوئی لفظ دعا کا آتا ہے اس میں کوئی قید نہیں ہوتی کہ کس لیے دعا ہے تو اس کا مطلب عبادت ہوتا ہے ﴿وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾ ''یعنی اعبدوا خوفا وطمعا''۔

12۔اس دنیا میں سب سے بڑے شر پسند اور سب سے بڑے فسادی مشرک ہیں شرک کرنے والے ہیں، اُن کے بعد بدعتی ہیں، اُن کے بعد نافرمان ہیں، بے نمازی بھی مفسد ہے یاد رکھیں۔

13۔ محسن، احسان کرنے والے کی حقیقت کو جاننا کہ احسان کرنے والا جو عبادت میں بھی احسان کرتا ہے اور مخلوق کے ساتھ بھی احسان کرتا ہے، خالق اور مخلوق دونوں کے ساتھ احسان کرتا ہے۔

14۔اس زمین پر اصلاح اور خیر اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ توحید اور سنت کا قیام نہ ہو۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''وقوله تعالى''۔ اب شیخ صاحب جو ہیں بار بار ایک چیز کا ذکر کر رہے ہیں کہ اس زمین پر اگر خیر چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی شریعت کو نافذ کر دو۔ یہی پیغام ہے اور اسی پیغام کے متعلق مختلف دلائل پیش کر رہے ہیں شیخ صاحب، اگلی دلیل شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

"وقولہ تعالی"(اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان)﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ﴾(البقرہ:11-12)(جب اُن سے کہا جاتا ہے اس زمین پر فساد برپا نہ کرو)﴿قَالُوٓا﴾(وہ کہتے ہیں)﴿إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ﴾(ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں)،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ﴾(بے شک وہی فساد کرنے والے ہیں اوران کو شعور تک نہیں ہوتا احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کتنے بڑے فسادی ہیں)۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں لوگوں کو ایک خاص گروہ کے متعلق، یہ عجیب سا گروہ ہے یہ عجیب سے لوگ ہیں ان لوگوں کے متعلق ذرا دھیان سے سنیں اللہ تعالیٰ کیا فرما رہے ہیں۔

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ﴾(جب ان سے کہا جاتا ہے)۔نصیحت کرنے والے اُن کو نصیحت کرتے ہیں کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم ایک عجیب سا عمل کرتے ہو ذرا آگاہ رہنا۔کیا عمل کرتے ہیں؟﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ﴾(زمین پر فساد برپا نہ کرو(تم فساد کر رہے ہو تم فساد نہ کرو))۔وہ کیا کہتے ہیں؟﴿قَالُوٓا﴾۔کیا کہا کہ آپ درست فرماتے ہیں ہم اپنی اصلاح کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے؟ نہیں۔﴿قَالُوٓا إِنَّمَا﴾(اے کہنے والے سن لو صرف اور صرف)۔پہلے سے حصر کر دیا کہ ہم صرف یہی ہیں جو ہم بیان کرنے جا رہے ہیں اور تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ہم ویسے نہیں ہیں جو تم کہہ رہے ہو﴿إِنَّمَا﴾۔﴿نَحْنُ﴾(ہم)﴿مُصْلِحُونَ﴾(اصلاح کرنے والے ہیں)۔

اگر تم اصلاح کرنے والے ہو تو تم کیسے اصلاح کرنے والے ہو دل کے اندر کچھ اور ہے زبان پر کچھ اور ہے کہتے کچھ اور ہو کرتے کچھ اور ہو یہ کوئی اصلاح ہے کیا خیال ہے؟! وہ کہتے ہیں﴿إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ﴾۔

بھئی تمہارے کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے جو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں وہ حق ہے یا جو تم کہہ رہے وہ حق ہے؟! اللہ تعالیٰ تمہارے دل کا حال جانتا ہے، اگر تمہیں غلط فہمی ہے تو تمہارا خالق تمہارے دل کا خالق، تمہارا مالک تمہاری تدبیر کرنے والا تمہارے دل کے حال کو جانتا ہے کہ تمہارا حال کیا ہے تمہارے دل کے اندر کیا چھپا ہوا ہے، تمہاری زبانوں پر کیا ہوتا ہے اور تم عمل کیا کرتے ہو۔

وہ پھر بھی کیا کہتے ہیں؟ سن لو﴿إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ﴾۔پھر بھی نہیں سمجھے، پھر سمجھایا گیا، پھر سمجھایا گیا کہ تم فسادی ہو تم فساد کر رہے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو فساد نہ کرو۔جواب کیا ملا؟ سن لو﴿قَالُوٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ﴾۔

اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں جو ایسے لوگ ہوں﴿أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ﴾بے شک یہی ہیں جو فساد کرنے والے ہیں لیکن سب سے بڑی بد بختی یہ ہے کہ ان کو شعور تک نہیں ہوتا ان کے احساسات مر چکے ہیں دفن ہو چکے ہیں، شعور ہی نہیں ہوتا!

آپ جانتے ہیں کہ ایک انسان کی زندگی میں مختلف لمحات ہوتے ہیں مختلف صورتیں ہوتی ہیں مختلف حالات ہوتے ہیں بدلتے رہتے ہیں سب سے بدترین مرحلہ انسان کی زندگی میں کون سا ہوتا ہے جانتے ہیں؟ بارک اللہ فیک، جب انسان کوئی غلط کام کرے اور اسے شعور نہ ہو کہ اس نے غلط کیا ہے اسے اپنی غلطی کا احساس نہ رہے یہ انسان کی زندگی کا بدترین مرحلہ ہے۔ کیوں جانتے ہیں؟ بھئی غلطی ہو جاتی ہے انسان سے "كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ" (آدم کی اولاد میں سے سارے کے سارے خطاء کار ہیں اور بہترین خطاء کار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں)۔

توبہ کب کرتے ہیں؟ جب ندامت ہوتی ہے، جب آپ کو شعور ہوتا ہے احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے غلطی ہوئی ہے اے اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے، جب ندامت نہیں ہوتی تو توبہ نہیں ہوتی۔

تو سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ انسان غلطی کرے اور اسے احساس نہ ہو کہ اس نے غلطی کی ہے۔ لاعلمی جہالت ہے اور جہالت بنیاد ہے ہر بُرائی کی، انسان کو شعور نہیں ہوتا اس کی وجہ یا تو جہالت ہے یا ہٹ دھرمی ہے۔ یہاں پر جہالت وجہ نہیں ہے کیا وجہ ہے؟ ہٹ دھرمی وجہ ہے۔ بار بار نصیحت کی جا رہی ہے اور نصیحت میں علم آپ دیتے ہیں دوسرے کو۔

نصیحت کیا ہوتی ہے؟ نصیحت کرتے کیوں ہیں؟ نصیحت کا لفظ آیا کہاں سے؟ نصح کہاں سے آیا ہے جانتے ہیں؟ نصح، یہ ثوب جب پھٹ جاتا ہے اس کی آپ سلائی کرتے ہیں نصح ہے، ثوب پر جب داغ پڑ جاتا ہے اسے دھوتے ہیں اسے کہتے ہیں نصح ہے۔ "نصحت الثوب" (اس کو درست کیا)۔ درست آپ پھٹے ہوئے ثوب کو سی کر درست کرتے ہیں اور خراب ثوب کو دھو کر درست کرتے ہیں۔ نصیحت میں کیا ہوتا ہے؟ آپ درست کرتے ہیں۔

آپ ثوب کیسے سیتے ہیں علم کے ساتھ یا بغیر علم کے؟ دھوتے کیسے ہیں کیا کوئی شخص ثوب پیٹرول کے ساتھ دھوتا ہے؟ ہاں دھوتا ہے پاگل دھو سکتا ہے کیونکہ وہ جاہل ہے پتہ نہیں ہے کہ پانی سے دھونا ہے یا پیٹرول سے دھونا ہے یا دودھ سے دھونا ہے اس کو کیا پتہ بے چارے کو لیکن بغیر علم کے آپ کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ تو نصیحت کے لیے بھی علم ضروری ہے کہ نہیں؟ ضروری ہے بنیاد ہے۔

تو نصیحت کرنے والا نصیحت کر رہا ہے اسے سمجھا رہا ہے اور اب تو اس فسادی کو پتہ چل گیا کہ میں غلط بھی ہوں غلطی پر ہوں اگر پھر بھی وہ نہیں مانتا مطلب کیا ہے؟ ہٹ دھرم ہے یہ ہٹ دھرمی ہے اور ہٹ دھرمی کی انتہا یہ ہوتی ہے اب علم بھی ہے کہ وہ غلطی کر رہا ہے پھر بھی شعور نہیں ہے۔ یہ اس شخص سے زیادہ بُرا انسان ہے جو جاہل تھا اسے غلطی کا شعور نہیں تھا اسے پتہ نہیں تھا یہ غلطی ہے لیکن جاننے کے بعد بھی اسی غلطی کا ارتکاب کرے یہ ہٹ دھرمی ہے اور دونوں برابر نہیں ہیں۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ نصیحت کی اہمیت شریعت میں۔

''الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر''اس دین کے اس شریعت کے بنیادی امور میں سے ہے مسلمانوں کی خیریت تب تک ہے جب تک کہ وہ نصیحت کرتے رہتے ہیں جب نصیحت رُک جائے گی تو اس امت میں سے خیر اُٹھ جائے گا یادرکھیں۔

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾(آل عمران:110)۔کیا کرتے تھے ؟﴿تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾۔نصیحت شریعت کا ایک بنیادی حصہ ہے۔

2۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں زمین پر فساد کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

3۔منافقوں کا خطرہ ہر جگہ پر اور ہر زمانے میں۔یہ آیت کس کے متعلق ہے سورۃ البقرۃ کی آیت؟ منافقین کے متعلق ہے۔

4۔ صحیح دلیل ملنے کے بعد اپنی رائے پر عمل کرنا حرام ہے، علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنا حرام ہے، علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔

مغضوب علیہم کون ہیں؟یہود۔یہودی کیا تھے؟عالم تھے لیکن عمل نہیں تھا۔اُن کے برعکس نصاریٰ کیا تھے اور کیا ہیں آج کل بھی؟ عمل ہے لیکن علم نہیں ہے۔اور مومن کیسا ہوتا ہے﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾(الفاتحہ:7)کیسا ہوتا ہے؟عالم اور عامل یہ مومن کی نشانی ہے۔

5۔گناہوں کا ارتکاب کرنے کے بعد اُن کو نہ ماننا منافقوں کی نشانی ہے۔گناہوں کا ارتکاب کرنے کے بعد، نافرمانی کرنے کے بعد اُس کو نافرمانی نہ جاننا منافقوں کی نشانی ہے۔

6۔سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور اُس کو اُس کا شعور بھی نہ ہو احساس بھی نہ ہو۔

7۔توبہ کی فضیلت۔

8۔ توبہ کی شرطوں میں سے ندامت سب سے پہلی شرط ہے کہ احساس ہو میں نے غلطی کی ہے'' ندامت''﴿لَّا يَشْعُرُونَ﴾جب ندامت ہی نہیں ہے شعور نہیں ہے توبہ بھی نہیں ہے۔تو توبہ کی شرطوں میں سے ایک شرط کیا ہے؟ندامت ہے احساس ہونا۔

توبہ کی شرطیں کیا ہیں ویسے جانتے ہیں؟کیا یہ کافی ہے کہ میں نے توبہ کرلی ہے بس توبہ ہوگئی؟چار ہیں۔کون سی ہیں:

ا۔ندامت (بیان کردیا ہے)۔

۲۔جو گناہ کرے اس سے رُک جانا فوراً۔شرابی شراب پی رہا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں،اے اللہ میں توبہ کر رہا ہوں اے اللہ میں نے توبہ کرلی ہے،پھر گھونٹ پی رہا ہے تو یہ توبہ نہیں ہے یہ دین کے ساتھ مذاق ہے نعوذ باللہ۔

توبہ کیا ہے؟کہ گلاس ہاتھ میں ہے اللہ تعالٰی کا ڈر دل میں پیدا ہو گیا،ندامت ہوئی کہ میں گناہ کر رہا ہوں فوراً ندامت کا نتیجہ کیا ہونا چاہیے؟کہ اس کو پھینک دینا چاہیے،گناہ سے رُک جانا فوراً۔

۳۔تیسری شرط کہ یہ عزم کرنا کہ دوبارہ یہ گناہ نہیں کروں گا اللہ تعالٰی میں (عزم کرنا)۔اگر دوبارہ ہو جائے؟دوبارہ عزم کرنا دوبارہ توبہ کرنا۔اگر دس مرتبہ ہو جائے؟دس مرتبہ عزم کرنا دس مرتبہ توبہ کرنا"خَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ"(بار بار توبہ کرنے والے)۔

۴۔چوتھی شرط کہ اگر آپ کا گناہ ایسا ہے جس میں مخلوق کی حق تلفی ہوئی ہے تو اس کا حق واپس کرو۔

کسی کو گالی دی ہے اس کی طرف جا کر اس سے معافی مانگو،کسی کا مال ناجائز طریقے سے کھایا ہے اس کی طرف جا کر اس کا مال واپس کرو،تمہارے پاس اس وقت نہیں ہے اس سے جا کر مہلت طلب کرو معافی مانگو کہ میرے ذمے میں آپ کے چند پیسے ہیں میں نے باطل طریقے سے لیے تھے آپ مجھے معاف کر دیں یہ نہ ہو کہ پہلے مجھے موت آ جائے تو میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور فلاں مدت تک میں آپ کو واپس کر دوں گا۔اگر اس مدت میں آپ مر بھی گئے تب بھی ان شاءاللہ کوئی حرج نہیں ہے۔

پانچویں شرط بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ توبہ ہونی چاہیے وقت میں۔توبہ کا وقت بھی ہوتا ہے کون سا وقت ہے؟دو وقت ہیں ایک ہر انسان کے قریب ہے اور ایک بہت دور ہے جس کو ہم جانتے نہیں ہیں۔جو دور ہے جب سورج مغرب سے نکلے گا توبہ کا دروازہ بند اور ہم نہیں جانتے کہ قیامت کب آئے گی،اللہ اعلم۔

دوسرا وقت جو سب کے قریب ہے موت،جب انسان کو سکرات لگتی ہیں اور اس کی روح حلق کے قریب آتی ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ میں مر رہا ہوں اس وقت توبہ قبول نہیں ہوتی۔اس کی کوئی دلیل جانتا ہے؟

بارک اللہ فیک،فرعون۔فرعون نے کیا کہا؟

﴿..آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ﴾ (یونس:90) میں بنی اسرائیل کے ربّ پر ایمان لایا ہوں۔

اللہ تعالٰی نے کیا فرمایا ہے کہ ٹھیک ہے؟﴿آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ﴾(کیا ابھی؟اور اس سے پہلے تم بڑے نافرمان تھے اب یہ وقت نہیں ہے)۔

تو توبہ قبول نہیں ہوئی فرعون کی فرعون نے اپنی آنکھوں سے موت کے فرشتے کو دیکھا اب اس کے لیے جو علم غیب تھا علم شہادۃ ہو گیا یقین ہو گیا۔اب ایمان کا کوئی فائدہ ہے؟ نہیں کوئی فائدہ ایمان کا۔

اب دیکھیں اُرحم الراحمین کی حکمت اور رحمت دیکھیں کہ اگر موت کے وقت توبہ قبول ہو جاتی تو دنیا میں کبھی کوئی کافر رہتا ؟کوئی کافر نہ رہتا تو پھر مومن اور کافر برابر نہ ہو جاتے۔ جس نے زندگی ساری فرمانبرداری میں گزاری ہے ایمان میں گزاری ہے،اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے گزاری ہے وہ اور کافر دونوں جنت میں ایک وقت میں۔

جانتے ہیں کہ ہر انسان جب مرتا ہے تو فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور ایک لمحہ ایسا ہوتا ہے کہ دنیا کو بھی دیکھ رہا ہے اور فرشتوں کو بھی دیکھ رہا ہے وہ آخری لمحات ہوتے ہیں دنیا میں اس کے بعد ختم ہو جاتا ہے پھر دنیا سے چلا جاتا ہے اور برزخی زندگی اس کی شروع ہو جاتی ہے،تو اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے یہ انصاف ہے اللہ تعالیٰ کا۔

آگے کیا ہو گیا آگے تو پھر جب سورج مغرب سے نکلتا ہے اس کے بعد کوئی خیر کی توقع نہ کریں آپ! قیامت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں"بدترین لوگوں پر قائم ہو گی"۔بدترین لوگوں پر کوئی اچھے لوگ نہیں رہیں گے! یعنی مومن جو ہیں وہ قیامت کو آنکھوں سے نہیں دیکھیں گے اللہ تعالیٰ پہلے ان کو اٹھا لے گا یہ ہولناکیاں بدکاروں کے لیے ہیں اس کے بعد کوئی خیر نہیں ہے اس زمین کے اوپر! قرآن مجید بھی اٹھا لیا جائے گا نہ کتابوں میں رہے گا نہ سینوں میں رہے گا!

آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ معاشرہ اور دنیا کیسی ہو گی اس زمانے میں؟! آج قرآن بھی ہے سنت بھی ہے،اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے شریعت بھی ہے، عمل بھی ہے ایمان بھی ہے،توحید بھی ہے سنت بھی ہے اس کے باوجود بھی کتنے معاشرے ہمارے بگڑے ہوئے ہیں جب یہ قرآن نہ رہے گا نہ کتاب کی شکل میں نہ سینے کی شکل میں یہ معاشرہ کیسا ہو گا سمجھ سکتے ہیں! یہ لوگ کیسے ہوں گے سمجھ سکتے ہیں آپ؟!

پھر اُن لوگوں پر قیامت آئے گی بدکاریاں بڑھتی جائیں گی توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے،بدکاریاں بڑھتی جائیں گی بدکاریاں بڑھتی جائیں گی ایک وقت ایسا آئے گا جب اس زمین کے اوپر کوئی ایک شخص ایسا نہ رہے گا جو کہے گا اللہ اللہ، سمجھتے ہیں آپ؟! وہ کہیں گے ہمارے باپ دادا یہ نام لیتے تھے پتہ نہیں یہ کیا ہے! اللہ تعالیٰ کا نام لینے والے نہیں رہیں گے ایسے بدترین لوگوں پر قیامت آئے گی !اور ایک روایت میں آیا ہے "ٱلَّذِينَ يَتَّخِذُونَ ٱلْقُبُورِ مَسَاجِدَ"قیامت بدترین لوگوں پر آئے گی "عَلَى شِرَارُ الْخَلْقِ"(اسے کتاب التوحید میں پڑھ چکے ہیں ہم)بدترین لوگوں پر قیامت آئے گی جو لوگ قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں)۔

آج ہمارے معاشرے میں قبروں پر مسجدیں بنتی ہیں کہ نہیں بنتی ہیں ؟ یہ مزارات بنے ہوئے ہیں، مساجد میں قبریں اندر ہیں، یا قبروں کے اوپر مساجد بنا دیتے ہیں یاد رکھیں یہ وہی لوگ ہیں اگر اس عمل کو نہیں چھوڑیں گے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے دور ہوتے رہیں گے اور اُن کو شعور نہیں ہوتا کہ یہ بدعت ہے، اُن کو شعور نہیں ہوتا کہ یہ نافرمانی ہے اور سب سے بڑی نافرمانی ہے کہ وہ اسی دلدل میں غرق ہوتے رہتے ہیں اور ایک وقت آئے گا جب نصیحت بھی ختم ہو جائے گی، قرآن بھی اس دنیا سے چلا جائے گا، نصیحت والے بھی چلے جائیں گے مومن بھی چلے جائیں گے، صرف بدکار لوگ رہیں گے جو اسی کو دین سمجھتے رہیں گے اور اسی پر عمل کرتے رہیں گے ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینے والے نہیں رہیں گے۔ کس کا نام ہوگا؟ بزرگوں کا نام ہوگا ، پیروں کا نام ہوگا اِن کا نام وہ گا بس بگڑی ہوئی شکل!

جو شریعت کے الفاظ ہیں ذرا غور کریں شرک کے متعلق صیغۃ العموم کے ساتھ کہ جس نے بھی ایسا عمل کیا اس نے شرک کیا'' جس نے بھی'' یہ نہیں ہے کہ خاص شخص نے یا خاص گروہ نے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں آخری وقت میں جب انسان موت کے قریب ہوتا ہے تو وصیت کیا کرتا ہے جو سب سے اہم چیز ہوتی ہے کہ نہیں ؟ جو سب سے زیادہ اہم چیز ہوتی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ لعنت ہے یہود و نصاریٰ پر۔ کیوں ؟'' اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ'' (اپنے نبی کی قبروں کو مسجدیں بناتے)۔ آگاہ کر رہے ہیں کس چیز سے ؟ کہ کبھی بھی قبروں کو مسجدیں نہ بنانا۔

ورنہ آخری وقت میں کہنے کی ضرورت کیا تھی جب ہے ہی کافروں کے لیے یہ خاص، مومنوں کو ڈر بھی نہیں ہے اور مومن کر بھی نہیں سکتے تو پھر آگاہ کیوں کیا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری وقت میں ؟ پہلے تو منع فرما چکے ہیں بار بار آخری وقت میں کیوں اس کو متعین کیا ہے ؟ اپنی امت کو آگاہ کر رہے ہیں کہ بچ کر رہنا کیونکہ اگر تم نے بھی عمل وہی کیا جو ان لوگوں نے کیا تم بھی ویسے بن جاؤ گے۔

آج ہمارے معاشرے میں دیکھیں آپ کہتے ہیں کہ قبلہ بناتے تھے آج ہمارے معاشرے میں قبلہ کیا ہے طواف قبر کا ہوتا ہے کہ نہیں دیکھا ہے کہ نہیں دیکھا آپ نے ؟ قبر کا طواف کرتے ہوئے نہیں دیکھا ؟ ! سجدہ کس کو کرتے ہیں رُخ کس طرف ہوتا ہے ؟ میرا سوال یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت رُخ کہاں پر ہوتا ہے قبر کی طرف یا قبلے کی طرف ؟ قبر کی طرف ہوتا ہے کیوں ؟ وہ تو آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ مشرک جو ہیں وہ قبر مسجد میں بناتے تھے اور اپنا قبلہ بناتے تھے۔

اِن لوگوں نے کیا کیا کر کیا رہے ہیں سجدہ کیسے ہوتا ہے ؟ سجدہ کسے کہتے ہیں ؟ کیسے سجدہ کرتے ہیں اُلٹا کرتے ہیں ؟! بھئی وہ بھی وہی سجدہ کرتے ہیں جو آپ نماز میں میں کرتے ہیں۔ وہی کرتے ہیں کہ نہیں یہ ناک اور پیشانی زمین پر رگڑتے ہیں کہ نہیں ؟

تو سجدہ کسے کہتے ہیں عربی زبان میں سجدہ ہوتا کیا ہے ؟ یہ قرآن اور حدیث کس زبان میں نازل ہوا؟ وحی کس زبان میں ہے ؟ عربی میں۔ عربی زبان میں سجدہ کس چیز کو کہتے ہیں ؟ اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھنا اسے سجدہ کہتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے جس نے بھی یہ حق کسی مخلوق کو دیا جائز نہیں ہے یاد رکھیں اور یہ سرینڈر (surrender) کرنے کی انتہا ہے کہ آپ کسی کے سامنے سجدہ کر دیں آپ یہ پیغام دے رہے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو تمہارے حوالے کر دیا ہے۔

کیا یہ وقت آسکتا ہے کہ کلمہ پڑھنے والا مسلمان اپنے منہ سے اللہ اللہ نہ کہے ؟ آسکتا ہے ؟!

آسکتا ہے ! مجھے تعجب ہوتا ہے کہ بعض لوگ ایسے اس دنیا میں ہیں کہ جب بھی پکارتے ہیں یا غوث ہی کہتے ہیں یا اللہ نہیں کہتے ! جب بھی پکارا یا غوث ہی کہا ایک مرتبہ دوسرے پیر کا نام لینا چاہا لیکن منہ سے یا غوث ہی نکلا یہ کس کا فرمان ہے ؟ احمد رضا خان بریلوی ملفوظات میں یہ فرماتے ہیں "کہ میں نے جب بھی دعا کی جب بھی مانگا یا غوث ہی کہا ایک مرتبہ دوسرے پیر کا نام لینا چاہا میرے دماغ میں وہی پیر ہے لیکن میری زبان سے یا غوث ہی نکلا"۔ تب یا اللہ کب کہا ؟! یا اللہ کہنے کی توفیق نہیں ہوئی زندگی ساری ! یعنی غور کریں کہ میں نے جب بھی کہا یا غوث ہی کہا یعنی جب سے ہوش سنبھالا ہے جب بھی میرے منہ سے نکلا ہے مدد کے لیے کوئی الفاظ تو یا غوث ہی کہا تو کیا پیغام دے رہے ہیں اپنے مریدوں کو کیا پیغام دے رہے ہیں ؟ کیا پیغام ہے کہ تم کیا کہو یا اللہ کہو یا میری طرح یا غوث کہو ؟

سوال-جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا مائی کا لال ہے جو لے کر دے سکتا ہے ؟

ابو جہل کیا کہتا تھا مجھے بتائیں ؟ ابو جہل لات اور عزیٰ کے متعلق کیا کہتا تھا؟ جانتے ہیں کہ لات کون تھا؟ لات اور عزیٰ، لات کیا ہے نہیں جانتے ؟ اُن سے پوچھنا جو یہ کہتے ہیں جن کی آپ بات کر رہے ہیں کہ لات کیا ہے ؟ یغوث، یعوق، نسر یہ کیا ہیں ؟ بت ہیں بتوں کے نام ہیں۔ یہ بتوں کے نام ہیں میں آپ کو بتا رہا ہوں آپ کو تا کہ پتہ چل جائے۔ یا آپ اُن سے پوچھ لیں کہ یہ کیا ہیں ؟ اچھا بت ہیں، یہ بت ہیں اور یہ پیر ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ عربی نادان تھے بے وقوف تھے اپنے ہاتھوں سے بت کو تراشتے اور پھر ان ہی کو جا کر پکارتے تھے یا اس کے پیچھے کوئی راز ہے چھپا ہوا آپ کا کیا خیال ہے ؟ تراشے تو ہیں اپنے ہاتھوں سے، بتوں کو تراش کر سجدہ کرتے تھے یا بتوں کو تراش کر مانگتے تھے، یا بتوں کو تراش کر ان کے لیے قربانیاں کرتے تھے صرف اس لیے کہ وہ پتھر ہیں جن کو ہاتھوں سے بنایا ہے یا پیچھے کوئی راز چھپا ہوا ہے ؟

یعنی معنی یہ ہے کہ وہ اصل میں کیا تھے؟ پرانے اسکالرز تھے بزرگ تھے۔ اس کی کوئی دلیل ہے آپ کے پاس؟ وہ پوچھیں گے ناں آپ سے کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں کیا دلیل ہے؟ دلیل ہے قرآن مجید کی آیت سورۃ نوح کی آیت نمبر 23۔ سورۃ نوح کی آیت نمبر 23 کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کیا فرماتے ہیں؟ کہ یہ جو پانچ بت ہیں اصل میں نیک اور صالح اولیاء تھے بزرگ تھے جب مر گئے شیطان نے وسوسہ کیا ان کو معبود بنایا گیا جب علم جاتا رہا ان کو معبود بنایا گیا۔

آج یہ لوگ کیا کر رہے ہیں کوئی فرق ہے؟ کوئی فرق ہے ابو جہل کے کام اور ان کے کام میں کوئی فرق ہے؟ وہ بھی بزرگ تھے لیکن بت کی شکل میں لیکن یہ بزرگ ہے قبر کی شکل میں کوئی فرق ہے؟ یہ بھی پتھر وہ بھی پتھر کوئی فرق ہے؟ نہیں۔

لات کیا تھا؟ لات ایک ایسا نیک اور صالح بزرگ تھا جو حاجیوں کو ستو پلایا کرتا تھا حاجیوں کی خدمت کرتا جب مر گیا اس کی قبر پر آ کر لوگ دعا مانگتے تھے اور اسے معبود بنایا۔ تو اس کی حقیقت کیا ہے جو بت بنا تھا لات کا حقیقت کیا ہے؟ نیک اور صالح بزرگ تھا جب مر گیا اسے معبود بنا لیا گیا۔

آج امت میں کیا ہو رہا ہے؟ ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾(الزمر:3)۔ ابو جہل کیا کہتا تھا؟ اے اللہ تعالیٰ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے ہم جانتے ہیں کہ عبادت کے لائق تو ہے تیرے سوا کوئی نہیں ہے لیکن ہم اس لیے ان کی عبادت کرتے ہیں کہ یہ وسیلہ ہیں اور ہمیں آپ تک پہنچا دیں گے، ہماری رسائی آپ تک نہیں ہو سکتی ہم گناہ گار ہیں ہم کہاں اور تو کہاں! لیکن یہ جو بزرگ ہیں یہ وسیلہ ہیں جو ہمیں آپ کے نزدیک کر دیں گے۔ کوئی فرق ہے؟

بھائی شریعت کو سمجھیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سمجھیں، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو سمجھیں۔ آج امت ذلت اور رسوائی کا شکار کیوں ہے کیا بنیادی وجہ ہے؟ یہی شرک بنیادی وجہ ہے یہ نافرمانی بنیادی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی ایسی قوم کو کامیاب کرے گا جو زندگی ساری یا غوث کہتی رہے کبھی کامیاب ہو سکتی ہے؟ تو پھر روتے کیوں ہو چلاتے کیوں ہو؟!

وہ جو لوگ بولتے ہیں یہ لوگ بولتے ہیں بات بولنے کی ہوتی ہے یا سچائی کی ہوتی ہے؟ سچائی کی ہوتی ہے۔ یہ لوگ کبھی سچے ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں ہیر پھیر کرتے ہیں؟ جو شریعت کے نصوص کی تحریف کرتے ہیں اپنے قصوں میں تحریف نہیں کریں گے وہ ان کی ہر بات سچی ہوتی ہے کیا؟ جن کا طریقہ ہی جھوٹ ہے جھوٹ کی بنیاد پر مبنی ہے، ان کی کتابوں میں دیکھیں قصے بھرے ہوئے ہیں جھوٹے قصے، بھرے ہوئے ہیں عام جاہلوں کو گمراہ کرنے کے لیے تو پھر!

چودہ سو سال سے جو جماعت آئی ہے وہ کون سی ہے یہ صوفی ہیں؟ میرا سوال ہے کہ جو چودہ سو سال سے جماعت آرہی ہے وہ یہی ہیں جو قبر پرستی کرتے ہیں (میرا سوال سمپل سا ہے) یا وہ جماعت ہے جو عمل کرتی ہے قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام اور سلف کی سمجھ کے مطابق اور وہ کون ہیں؟ آج جو مسجدوں پر قبر بناتے ہیں وہ چودہ سو سال پہلے والے راستے پر چلتے ہیں یا وہ لوگ جو قبر پر مسجد بنانے سے منع کرتے ہیں؟ وہ نام چھوڑیں نام کون ہیں کون لوگ ہیں؟ کون سے لوگ ہیں جو جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناتے ہیں یا جو منع کرتے ہیں؟ کون لوگ ہیں جو یا غوث کہتے ہیں یا جو یا اللہ کہتے ہیں؟

میرے بھائی بات واضح ہے، اللہ کی قسم جیسے سورج باہر چمک رہا ہے ایسے واضح ہے لیکن بعض لوگوں نے جاہل لوگوں کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو گمراہ کردیا اور خود بھی گمراہ ہوئے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وقول اللہ تعالی" (اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان) ﴿اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕوَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ (المائدۃ:50) (کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے قانون کو چھوڑ کر جاہلیت کے فیصلے کو چاہتے ہیں) ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا﴾ (اور اللہ تعالیٰ سے بہتر کون ہے فیصلہ کرنے والا ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں)۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا ذکر کر رہے ہیں کہ اس دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں (بعض لوگ) جو جاہلیت کے قانون میں خوش ہوتے ہیں جو جاہلیت کے قوانین چاہتے ہیں۔

جاہلیت کا قانون کیا تھا جانتے ہیں حکم الجاہلیۃ کیا تھا؟ جاہلیت میں بعض لوگ دیکھتے کہ ایک شخص کو پسند کر لیتے اور اسے اپنا فیصل اور حاکم مان لیتے اور جو فیصلہ وہ کرتا اسی پر عمل کرتے اُن پر اس شخص کے فیصلے پر عمل کرنا واجب ہو جاتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا تو ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو چھوڑ کر کس کے قول کو لیا؟ اپنے فیصلہ کرنے والے کو قول کو لیا۔

ابو جہل کیا تھا؟ ابو الحکم تھا، یہ کنیت تھی فیصلہ کرنے والا تھا سمجھدار انسان تھا، اپنے معاشرے میں اثر و رسوخ والا تھا۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی ہے تو کیا بنا؟ ابو جہل (جہالت کا باپ)۔ لوگوں نے اس کی بات مانی انجام کیا ہوا؟ خود بھی گمراہ ہوا دوسروں کو بھی گمراہ کیا، خود بھی کفر پر مرا اور اس کی وجہ سے کئی لوگ کفر پر مرے۔

تو جاہلیت کے حکم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بعض ایسے لوگ ہیں یہ لوگ جاہلیت کے قانون کو اپنانا چاہتے ہیں اسی پر زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں اسی پر خوش ہونا چاہتے ہیں کیا یہ لوگ بھول گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے اور سب سے اچھا حاکم ہے؟ سب سے بڑا حاکم کون ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا یہ وہ لوگ جانتے ہیں جن کو یقین اور ایمان ہے اللہ

تعالیٰ پر،اور جن کے ایمان میں کوئی کمی ہے تو وہ لوگ یہ نہیں جان سکتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی بہتر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہ یاد رکھیں کہ ہر جاہلیت بھی کفر نہیں ہوتی ہے۔ ہر جاہلیت کفر نہیں ہوتی کیونکہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ انہوں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو کیا فرمایا؟''إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ'' (کہ آپ ایسے شخص ہیں جس کے اندر ابھی جاہلیت کچھ باقی ہے)۔ کب؟ جب انہوں نے ایک صحابی کو یہ کہا کہ تم کالی عورت کے بیٹے ہو۔ وہ صحابی روتا آیا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آکر خبر دی کہ اس شخص نے (سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے) مجھے یوں فرمایا ہے۔ تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور غصے میں فرمایا کہ اے ابوذر! تمہارے اندر ابھی جاہلیت باقی ہے تم نے اپنے بھائی کو یہ کہا کہ تم کالی کے بیٹے ہو اس کی ماں کو تم نے گالی دی ہے کہ وہ کالی کا بیٹا ہے؟! سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور زمین پر لیٹ گئے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اپنا پاؤں میری گال پر رکھو مجھ سے غلطی ہو گئی ہے، اور روتے رہے کہ جب تک آپ ایسا نہیں کریں گے میں اٹھوں گا نہیں، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے انہیں اٹھا کر گلے سے لگایا۔

یہ اختلاف تھا صحابہ کا یہ پاک دل تھے معصوم نہیں تھے غلطی ہو جاتی تھی لیکن غلطی کرنے کے بعد فوراً ری ایکشن (reaction) کیا ہوتا تھا؟ اللہ تعالیٰ کا ڈر۔ انہوں نے سوچا کہ میرے اندر ابھی بھی جاہلیت باقی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اندر جاہلیت باقی ہے ارے میں زندہ کیسے رہ سکتا ہوں! دوڑتے ہوئے گئے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے گھر میں دروازے کو دستک دی اور دروازے میں زمین پر گر پڑے کہ اے بلال! جب تک اپنا پاؤں یہ عظیم پاؤں میری گال پر نہیں رکھو گے میں تب تک اٹھوں گا نہیں۔ میرے نسب نے کہ میں عربی ہو اور آپ عجمی ہیں اس کی وجہ سے میں نے یہ بڑی بات کر دی! میں گورا ہوں اور آپ کالے ہیں میں نے یہ بڑی بات کر دی! میرے منہ سے یہ بات کیسے نکلی؟!

تو جاہلیت ہر صورت میں کفر نہیں ہوتی یاد رکھیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کیا وہ جاہل ہے اس نے جہالت کا ارتکاب کیا ہے۔

اس میں سب سے پہلے کون داخل ہیں؟ رافضی (شیعہ)،ان کے بعد صوفی۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں؟

1۔ جو حکم، جو فیصلہ قرآن اور سنت کے مطابق نہیں ہوتا وہ جاہلیت کا فیصلہ ہے۔

2۔ جو حکم قرآن اور سنت سے نہیں لیا جاتا اس پر عمل کرنا حرام ہے۔

3۔ دِین کو دنیا سے جدا کرنا حرام ہے۔

4۔ جاہلیت کا ہر حکم کفر اکبر نہیں ہوتا، یعنی ہر فیصلہ جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف ہو وہ کفر اکبر نہیں ہوتا ہر صورت میں (تفصیل میں بیان کر چکا تھا پہلے)۔

5۔ سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور سب سے بہترین فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

6۔ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کیا وہ شخص بھی جاہل ہے اور اس نے جاہلیت کا ارتکاب کیا ہے اگرچہ وہ دنیا کے اعتبار سے سب سے بڑا عالم کیوں نہ ہو اور سب بڑا بزرگ کیوں نہ ہو جب اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف ہے تو اس شخص نے جاہلیت کا ارتکاب کیا ہے۔

آخر میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ" (تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن (ایمان کامل والا) نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی تمام تر خواہشات اس شریعت کے تابع نہ ہو جائیں جسے میں لایا ہوں)۔

یہ حدیث جو ہے اسے البغوی نے شرح السنۃ میں اور ابن أبي عاصم نے روایت کیا ہے اور حافظ ابن رجب نے بیان کیا ہے کہ یہ ضعیف ہے اور علامہ البانی رحمہا اللہ نے اس روایت کو ضعیف فرمایا ہے۔ یہ حدیث ضعیف ہے سند کے اعتبار سے ضعیف ہے لیکن اس حدیث کا معنی صحیح ہے اور میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعض ضعیف احادیث کو بیان کیا

(۱) کہ ایک تو ان کو علم نہیں تھا کہ یہ ضعیف ہے۔

(۲) اگر علم تھا یہ ضعیف ہے تو انہوں نے اس حدیث کو بنیاد نہیں بنایا باب کا۔

باب کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق فیصلہ کرنے کے خلاف فیصلہ نہیں کرنا۔ تو اس کے لیے جتنی آیات کا ذکر کیا ہے وہ کافی ہیں لیکن اس حدیث کو اس لیے بیان کیا ہے ایک نیا اس میں پیغام یہ ہے کہ کوئی بھی مومن اس وقت تک اس کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد نہ کر دے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام پر عمل نہ کرے۔

جو لوگ یہ دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم مومن ہیں لیکن ان کا زندگی گزارنے کا طریقہ وہ شریعت سے بالکل دور ہے تو ایسے لوگ جو ہیں ان کا ایمان ناقص ہے۔

اس کے بعد "وقال الشعبي" اور امام الشعبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک منافق اور یہودی کے مابین جھگڑا ہو گیا، یہودی جانتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رشوت نہیں لیتے تھے اس نے کہا ہم یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

یہودی اور منافق کے بیچ میں جھگڑا ہوا کسی معاملے میں تو یہودی نے کہا فیصلے کے لیے کس کی طرف جائیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف جائیں کیونکہ یہودی جانتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح فیصلہ کریں گے۔ اور فیصلہ کس کے حق میں ہو گا؟ جو سچا ہے۔ منافق جانتا تھا کہ میں غلطی پر ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیصلہ سچ کریں گے تو منافق نے کہا کہ نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نہیں جاتے۔

دیکھیں فرق دیکھیں کہ ایک یہودی ہے جو کافر ہے اور ایک کلمہ پڑھنے والا ہے جو منافق ہے زبان سے کلمہ پڑھتا ہے، ظاہر نماز بھی پڑھتا ہے اور روزے بھی رکھتا ہے لیکن دل میں کفر ہے! تو اس منافق نے کہا ہم یہ معاملہ یہود کے پاس لے جاتے ہیں (یعنی یہودی ہمارا فیصلہ کریں)۔ اب ذرا تصور کریں کہ اس شخص کے اندر کوئی ایمان باقی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نہیں جاتے لیکن ہمارا یہ فیصلہ جو ہے یہودی کریں گے، آپ یہودی ہیں ہم آپ کے علماء کی طرف جاتے ہیں!

کیوں؟ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہودی رشوت لیتے ہیں تو رشوت دے کر جان چھوٹ جائے گی، یا یہودی غلط فیصلہ بھی کرتے ہیں۔

آخر کار دونوں اس بات پر راضی ہو گئے کہ دونوں جھینۃ کے ایک کاہن کی طرف جائیں (نہ اِدھر جائیں نہ اُدھر بلکہ ایک کاہن کی طرف ایک اور بدکار انسان کی طرف فیصلہ کرایا جائے) تو اس موقع پر سورۃ النساء آیت نمبر 60 نازل ہوئی جو باب کے آغاز میں نے بیان کی ہے۔

یہ اُثر جو ہے اسے الواحدی نے اسباب النزول میں بیان کیا ہے اور یہ اُثر جو ہے یہ ضعیف ہے کیونکہ امام الشعبی رحمہ اللہ جو ہیں وہ تابعی ہیں اور تابعی کی روایت مرسل ہوتی ہے کیونکہ صحابی کا ذکر نہیں ہے۔ امام الشعبی رحمہ اللہ کو کہاں سے پتہ چلا کہ یہ آیت کیوں نازل ہوئی ہے؟ اور بیچ میں صحابی نہ ہو تو مرسل ہوتی ہے اور مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے۔

اس کی وجہ نزول میں اور بھی روایات ہیں، بہر حال ایک قصہ ایسا ہے کہ ایک منافق اور یہودی کا جھگڑا ہوا منافق نے کیا کہا؟ کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف جاتے ہیں اور یہودی نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جاتے ہیں، پہلے فیصلہ کروایا نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ پسند نہ آیا پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، پھر فیصلہ پسند نہ آیا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف گئے سیدنا عمر نے اس منافق کا سر قلم کر دیا۔ یہ بھی ایک روایت موجود ہے یہ روایت بھی ضعیف ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

﴿سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۞ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۞ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِه وَصَحْبِه اَجمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (077.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio